بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۴ نبوت ۱۳۵۷ ہش ۴ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۵۲

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

ارشادِ باری تعالیٰ:- قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (الکھف آیت ۳۰)

ترجمہ:- (لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل) ہوئی ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:- یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا (بخاری)

ترجمہ:- دین میں آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور ڈرا ڈرا کر متنفر نہ کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:- "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مُفتری نہیں ہوں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس صدی پر امام بنا کر بھیجا ہے اور اپنے وعدوں کے موافق بھیجا ہے اور میں اس میں آپ پر جبر نہیں کرتا کہ آپ ضرور اس کو مان لیں کیونکہ قرآن مجید میں تو یہ حکم ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میں یہ حق رکھتا ہوں کہ اپنے دعویٰ کی سچائی پر دلائل پیش کروں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۸۱)

مفتی محمود صاحب کے بیان کی پُرزور تردید

روزنامہ "امروز" لاہور کے ۲ نومبر ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں قومی اتحاد کے سربراہ مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب کر کے حسب ذیل بیان شائع ہوا ہے:-

"راولپنڈی یکم نومبر (پ پ ا) قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے صدر ضیاء الحق سے اپیل کی ہے کہ انتخابی عملہ کو اس سلسلہ میں ضروری ہدایات جاری کی جائیں کہ ووٹروں کے فارم میں صرف وہی کوائف درج کئے جائیں جو رجسٹریشن فارم میں درج ہیں مفتی محمود نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ رجسٹریشن فارم کے حلف نامہ میں جو معلومات شامل ہیں وہ آئین کے عین مطابق ہیں ..... انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کے لئے مخصوص فارموں کی تصحیح کی جائے اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام ملتوی کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا قادیانی اپنے ووٹ مسلمان کی حیثیت سے بنوانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اس سلسلہ میں ربوہ سے باقاعدہ ہدایات مل رہی ہیں۔"

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مفتی محمود صاحب کی طرف جو بیان منسوب کیا گیا ہے وہ واقعی انہیں کا ہے۔ کیونکہ اخبارات میں مختلف لوگوں کی طرف بکثرت ایسی باتیں منسوب ہوتی رہی ہیں جن کا انہوں نے بعد میں انکار کیا۔ اگر واقعی مفتی صاحب نے یہ بیان دیا ہے تو ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس بارہ میں مفتی صاحب کو سراسر غلط اطلاع پہنچائی گئی ہے جس کی تردید ضروری ہے۔ انتخابی فہرستوں کے فارم پُر کرنے یا نہ کرنے سے متعلق ربوہ سے احمدیوں کو کوئی ہدایات نہیں دی گئیں۔ جماعتِ احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے اور اسے سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں رہا ہے۔ ہر احمدی اپنی ضمیر کے مطابق خود فیصلہ کرتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرماتے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ربوہ ۳ نومبر۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا اور پھر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں آنے والے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلے میں احبابِ ربوہ کو اور بیرونی جماعتوں کو ان کی بعض اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ اپنے انتظامات کے لحاظ سے اب قریب آتا جا رہا ہے جلسہ کے کچھ انتظامات تو ایسے ہیں جو سارا سال ہی جاری رہتے ہیں کچھ انتظامات کا تعلق اہلِ ربوہ سے ہے اور بعض انتظامات کا تعلق ربوہ سے باہر رہنے والی جماعتوں سے ہے۔ جن باتوں کا تعلق ربوہ کے احباب سے ہے ان میں سے ایک صفائی ہے ربوہ کے مکینوں کا فرض ہے کہ وہ ربوہ میں صفائی اور طہارت کی ایسی فضا پیدا کریں جس میں کسی قسم کا گند باقی نہ رہے۔ صفائی کئی قسم کی ہے مثلاً لمس سے تعلق رکھنے والی صفائی یعنی راہیں اور سڑکیں صاف ہوں جہاں پر گڑھے ہوں وہ ہموار ہو جائیں تاکہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے پھر ناک سے تعلق رکھنے والی گندگی ہے راستوں اور ان کے قریب ایسی گندگی نہ ہو جس سے بدبو اُٹھ رہی ہو۔ پھر آنکھوں اور کانوں سے تعلق رکھنے والی گندگی ہے آنکھیں ربوہ کی فضا کو صاف ستھرا دیکھیں اور شارع عام میں کوئی ایسی بات نہ ہو جو کانوں کو قبیح معلوم ہو۔ کوشش یہ ہو کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ایسی نہ ہو جو مہمانوں کے لئے تکلیف کا موجب بنے۔ اس سلسلے میں رضاکارانہ طور پر خدام کو وقارِ عمل منانے چاہئیں اور ان میں بچوں اور انصار کو بھی شامل ہونا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا پھر جلسہ کے انتظامات کے لئے مخلص، مستعد اور بشاشت کے ساتھ کام کرنے والے رضاکاروں کی بھی ضرورت ہے نہ صرف ربوہ سے بلکہ باہر کی جماعتوں سے بھی پانچ چھ سَو کے قریب رضاکاروں کی ضرورت ہو گی لیکن اس سلسلے میں امرائے جماعت اور قائدین خدام الاحمدیہ کو یہ تسلی کر لینی چاہیئے کہ ایسے ہی رضاکار آئیں جو کام کے لئے موزوں ہوں قابلِ اعتماد ہوں (باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۴ر نبوت ۱۳۵۷ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولِ حق کی سعادت سے محروم کرنے والی دو برائیاں

مامورینِ الٰہی کا وجود ان لوگوں کے لئے جن کی اصلاح کی غرض سے وہ مبعوث کئے جاتے ہیں سراسر رحمت ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ پوری ہمدردی اور جانسوزی کے ساتھ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ سب آسمانی ہدایت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے آجائیں۔ ان کی یہ شدید خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایک شخص بھی ہدایت پانے سے محروم نہ رہے۔ ان کی یہ خواہش اور کوشش اس درجہ شدت کی حامل ہوتی ہے کہ ان کی ہدایت یابی کے غم میں ان کی جان گھل رہی ہوتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ کہیں اس غم میں ہلاک نہ ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃً للعٰلمین بنا کر بھیجے گئے تھے اسی لئے لوگوں کی ہدایت یابی کی تڑپ آپؐ میں انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اس انتہائی تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۴)

ترجمہ:۔ شاید تُو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

دراصل بالآخر سارے ہی لوگ ایمان تو لاتے ہیں لیکن لاتے ہیں بتدریج اور رفتہ رفتہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبولِ حق کے بارہ میں جبر کو ہرگز بھی روا نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس آزادی کی وجہ سے بالعموم ہوتا یہ ہے کہ اکثر لوگ مامور من اللہ کی آواز پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ دنیا کمانے اور عیش و آرام سے زندگی بسر کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے جو نشان ظاہر کرتا ہے انہیں وہ خاطر میں نہیں لاتے اور من مانے نشان طلب کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر ہم چاہیں تو ایک ایسا نشان ظاہر کر سکتے ہیں کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں اور ان کے لئے بجز ایمان لانے کے اور کوئی چارہ نہ رہے لیکن ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ یہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر خود ہی راہِ راست پر آجائیں لیکن اگر انہوں نے اس مہلت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور ہمارے ظاہر کردہ نشانوں کا مذاق اڑانے سے باز نہ آئے تو بالآخر وہ وقت ضرور آئے گا کہ جب ان پر ان کے استہزاء کی حقیقت کھل کر رہیگی اور یہ پشیمان ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الشعراء آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ:۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسا نشان اُتار دیں کہ اس کے سامنے اُن کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔ اور رحمٰن کی طرف سے کبھی کوئی نیا ذکر نہیں آتا کہ جس سے لوگ اعراض نہ کرتے ہوں۔ سو (چونکہ) انہوں نے (خدا تعالیٰ کی آیتوں کو) جھٹلایا ہے اس کے نتیجہ میں (بالآخر) ان کے استہزاء کی حقیقت ضرور ان پر کھل جائے گی۔

سو مہلت کا زمانہ گزرنے کے بعد (جس کی طوالت کا علم خدا تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے) بالآخر سارے ہی لوگ مامور من اللہ پر ایمان لا کر صداقت کو قبول کر لیتے ہیں لیکن اس مہلت کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کی اکثریت راہِ حق سے روگرداں رہنے پر مصر ہوتی ہے بہت سے لوگ انکار کی حالت میں ہی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ ان کے لئے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے صداقت کو قبول کرنا مقدر نہیں ہوتا اور وہ قبولِ حق کی سعادت سے محروم ہی رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اس درمیانی عرصہ میں اکثر لوگوں کے ایمان لانے سے بہرحال محروم رہنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ (یوسف آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور نخواہ تُو کتنا ہی چاہے (کہ سب لوگ ہدایت پا جائیں) اکثر لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی کہ ایسے لوگوں کو ان کی بداعمالیاں اور کھلی کھلی نافرمانیاں قبولِ حق سے محروم رکھتی ہیں اور وہ ایمان لائے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (المائدہ آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ اور اللہ جس کی آزمائش کا ارادہ کرے تو اُس کے لئے اللہ کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکے گا۔ یہ لوگ (ایسے ہی) ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں کے صاف کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا کیونکہ ان کے لئے (ان کے اعمال کی وجہ سے) اس دنیا میں (بھی) رسوائی (مقدر) ہے اور آخرت میں (بھی) ان کے لئے (بہت) بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

الغرض مامور من اللہ کی بعثت کے آغاز میں اکثر لوگ اپنی بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے قبولِ حق کی صداقت سے محروم ہی رہتے ہیں۔ ان کی بداعمالیوں میں سے خدا تعالیٰ نے خاص طور پر دو باتوں کا ذکر کیا ہے اور وہ دو برائیاں ایسی ہیں جو مامورینِ الٰہی کے مخالفین میں ضرور پائی جاتی ہیں اور وہ دو برائیاں ہی انہیں قبولِ حق کی سعادت سے محروم رکھنے کا سبب بنتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں مامورینِ الٰہی کے مخالفین میں پائی جانے والی ان دو برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ (المائدہ آیت ۴۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ (یعنی مامور من اللہ کو قبول نہ کرنے والے) جھوٹی باتوں کو خوب سنتے ہیں (اور) حرام بکثرت کھاتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جھوٹ بولنا یا جھوٹی باتوں پر کان دھرنا اور انہیں سچ ظاہر کر کے پھیلانا اور حرام ذرائع سے مال جمع کرنا وہ برائیاں ہیں جو لوگوں کو قبولِ حق کی سعادت سے محروم کرنے کا موجب بنتی ہیں اور مامورینِ الٰہی کے مخالفین کے لئے طرۂ امتیاز کا درجہ رکھتی ہیں اور وہ اپنی ان مخصوص برائیوں کی وجہ سے شناخت کئے جاتے ہیں ؎

ہر احمدی کی دلی دعا

وہ دن نہ آئے الٰہی کہ مَیں گناہ کروں
اور اپنی دنیا و عقبیٰ کو خود تباہ کروں
بدی سے اتنی ہو نفرت کہ تا حیات کبھی
نہ اپنا نامۂ اعمال مَیں سیاہ کروں
کبھی نہ ایسا ہو یا رب کہ دیدہ دانستہ
مَیں تجھ کو چھوڑ کے شیطان سے نباہ کروں
یہ آرزو یہ تمنا ہے روز و شب اپنی
کہ مال و جان سبھی نذرِ بارگاہ کروں
مَیں زورِ بازو سے اپنے کماؤں رزق حلال
حرام کی نہ کسی حال میں بھی چاہ کروں
روا نہیں ہے جدھر دیکھنا بھی میرے لئے
مَیں بھول کر بھی نہ اُس سمت کو نگاہ کروں
چلوں ہمیشہ مَیں تیری رضا کی راہوں پر
روش پہ غیر کی ہرگز نہ واہ واہ کروں
مآلِ اہلِ ہوس سامنے رہے ہردم
نہ اختیار ہوا و ہوس کی راہ کروں
وہ دل عطا ہو الٰہی کہ دین کی خاطر
مَیں لخت لخت بھی ہو کر کبھی نہ آہ کروں
ترے حضور بِلا روک ٹوک جا پہنچے
کچھ ایسے درد سے مَیں آہِ صبح گاہ کروں
نہاں ہے جب مری فطرت میں کلمۂ توحید
تو کیوں نہ صبح و مسا وِردِ لَآ اِلٰہَ کروں

(محمد صدیق امرتسری مبلغ سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

(۲)

شفقت اور رحمدلی:

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کتبِ احادیث میں لکھا ہے:

"مدینہ کی لونڈیاں آپ کی خدمت میں آتیں اور آپ کی خدمت میں عرض کرتیں یا رسول اللہ! میرا یہ کام ہے۔ حضورؐ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کا کام کر دیتے۔

مدینہ میں ایک پاگل عورت تھی، وہ ایک دن حاضر ہوئی اور آپ کا مبارک ہاتھ پکڑ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عورت مدینہ کی جس گلی میں تو چاہے بیٹھ میں تیرا کام کر دوں گا۔ چنانچہ حضورؐ اس کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی میں تشریف لے گئے اور اس کی ضرورت پوری فرمائی۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی ایک صحابیؓ تھے وہ فرماتے ہیں:۔

"ولا یأنف ان یمشی مع الارملة والمسکین فیقضی لهُ الحاجة"

(نسائی و دارمی)

حضورؐ کو بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر ان کا کام کر دینے میں کوئی عار نہ تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی حقیقت اپنے ایک فارسی شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"خواجہ و ہر عاجزاں را بندۂ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ آقا ہیں مگر کمزوروں کے غلام ہیں اور آپ بادشاہ ہیں مگر باوجود اس کے بیکسوں کے چاکر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احقر الغلمان قرار دیتے ہیں اور اسی کو اپنے لئے سب سے بڑا فخر اور اعزاز سمجھتے ہیں۔ رحمدلی اور شفقت کے اس خلقِ محمدیؐ کی نہایت دلکش تصویر تھے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:۔

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبد الکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستّر یا پچھتر برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد اول ص۴۲)

فیاضی اور سخاوت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ کوثر تھے۔ احادیث میں آپ کے جود و سخا اور رحم و کرم کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ دور تک آپ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے اس نے آپ سے درخواست کی اور آپ نے سب کی سب دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ اسلام قبول کر لو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی پرواہ نہیں کرتے۔"

(صحیح بخاری باب حسن الخلق والسخاء)

"عام فیاضی کا یہ حال تھا کہ جو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اگر آپ کے پاس کچھ سرمایہ موجود رہتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے ورنہ وعدہ فرماتے اس معمول کی بنا پر لوگ اس قدر دلیر ہو گئے تھے کہ ایک مرتبہ عین اقامتِ نماز کے وقت ایک بدو آیا اور آپ کا دامن پکڑ کر کہا کہ میری ایک معمولی سی حاجت باقی رہ گئی ہے خوف ہے کہ میں اس کو بھول نہ جاؤں۔ اس کو پورا کر دیجئے چنانچہ آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی حاجت پوری کر کے نماز پڑھی۔"

(الادب المفرد از حضرت امام بخاریؒ)

یہ آقا کے شمائل تھے اب آپ کے حقیقی خادم اور فرزندِ جلیل کے بعض واقعات سنیئے:۔

(۱) "حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضورؑ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردیوں کے دن تھے۔ میں نے حضرت کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضور مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرمائیں۔ حضرت صاحبؑ نے ایک ہلکی سی رضائی اور ایک دھُسّا ارسال فرمایا اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دھُسّا میرا۔ آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں۔ میں نے رضائی رکھ لی اور دھُسّا واپس بھیج دیا۔"

(ذکرِ حبیب ص۳۲۱-۳۲۲)

(۲) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہؓ اہلیہ حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ:۔

"ایک دفعہ محمد اسحٰق صاحب نے سنایا کہ سردی کا موسم تھا ڈاکیہ خط لایا اور کہنے لگا حضورؑ! مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دیں۔ تو حضور اسی وقت اندر تشریف لے گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے۔ اور فرمایا جو پسند ہے لے لو۔ اس نے کہا مجھے دونوں ہی پسند ہیں۔ تو حضور نے دونوں ہی دے دیئے۔"

(شمائلِ احمد ص۵۹-۶۰)

صبر و استقامت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی صبر و استقامت کے واقعات سے لبریز ہے اور مکہ، طائف اور مدینہ کی سرزمین کا ذرہ ذرہ گواہی دے رہا ہے کہ حضورؐ کا وجودِ مقدس اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے لئے بھی سراپا رحمت تھا۔ جنگِ اُحد میں دشمنوں نے آپ پر پتھر پھینکے، تیر برسائے، تلواریں چلائیں۔ دندانِ مبارک کو شہید کیا۔ جبینِ اقدس کو خون آلود کیا۔ لیکن ان حملوں کا جواب آپ نے جس صبر سے دیا وہ صرف یہ دعا تھی:۔

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

(زرقانی جلد ۳ ص۴۹)

یعنی اے میرے اللہ! تو میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ قصور جہالت اور لاعلمی میں ہوا ہے۔

اس بے مثال خلقِ محمدیؐ کا نمونہ اس زمانے میں چشمِ فلک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادم اور عظیم روحانی فرزند یعنی مہدی معہود علیہ السلام کی زندگی میں بھی دیکھا ہے۔ مثلاً ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امرتسر میں اسلام کے زندہ مذہب ہونے اور اس کے انوار و برکات کے بارے میں لیکچر تھا۔ حضورؑ نے اسلام کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہا تو مخالفین نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ بعض نے تالیاں بجائیں، سیٹیاں ماریں اور فحش گالیاں دینا شروع کیں۔ امرتسر کے معزز رؤسا نے کھڑے ہو کر بار بار ان کو سمجھایا مگر کسی نے ایک نہ سنی اور اس قدر شور بپا کیا کہ لیکچر بند کرنا پڑا۔ حضورؑ گاڑی میں سوار ہوئے تو ہر طرف سے پتھروں اور اینٹوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اس سنگ باری کے دوران ایک آدمی نے دور سے السلام علیکم کہا۔ حضورؑ نے فرمایا۔ "وعلیکم السلام"۔ اس نے کہا کہ میں نے وہ سلام پہنچایا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مہدی آئے تو اس کو میرا سلام پہنچانا۔ حضورؑ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"الحمد للہ کہ رسول کریمؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی
پوری ہو گئی۔ پھر بھی قوم نے
برسات اور السلام علیکم بھی
پہنچ گیا۔"
(بدر ۱۵ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ و
سیرت احمدؑ صفحہ ۲۱ مؤلفہ حضرت مولوی
قدرت اللہ صاحب سنوری رضی)

؎ "گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ!
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے"

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں میرٹھ سے حضور کے مخلص مرید حضرت شیخ عبدالرشید صاحب رضی حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرٹھ کے اخبار "شحنہ ہند" نے احمدیت کے خلاف جو مضمون لکھا تھا۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ عدالت میں اس کے خلاف چارہ جوئی کروں مگر حضورؑ نے اس کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ:-

"ہمارے لئے خدا کی عدالت
کافی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۰)

ایک اور موقع پر حضورؑ نے فرمایا:-

"ابھی بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں شامل ہونا مقدر ہے وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہیں لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن مل جائے گی۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۳۱۲۔ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی)

؎ "ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار"

رضا بالقضاء:

ہمارے نبیؐ۔ نبیوں کے سردار اور رسولوں کے فخر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ہر کمال ختم تھا۔ حضورؐ جہاں حقوق العباد کی ادائیگی میں اپنی نظیر آپ تھے وہاں حقوق اللہ کی بجا آوری میں آپؐ کا مقام ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں بالکل ممتاز اور منفرد نظر آتا ہے۔

حضورؐ کی رضا بالقضاء کا یہ عالم تھا کہ جب آپؐ کے صاحبزادہ ابراہیم کا انتقال ہوا تو حضورؐ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا:-

"ان العین تدمع
والقلب یحزن ولا
نقول الا ما یرضی
ربنا وانا لفراقك
یا ابراھیم لمحزونون"

یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم سوائے اس کے کچھ نہیں کہتے جس سے ہمارا رب راضی ہے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی کی وجہ سے غمگین ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز)

رضا بالقضاء کا یہ بھاری خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل تابعداری کے طفیل حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی عطا ہوا۔ چنانچہ حضرت ملک مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے کہ حضورؑ کے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم جب بیمار تھے تو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشویش اور فکر کا علم ہوتا رہتا تھا۔ جب صاحبزادہ صاحب فوت ہو گئے تو سردار فضل حق اور ڈاکٹر عباداللہ صاحب مرحوم اور بندہ بخیال تعزیت قادیان آئے لیکن جب حضورؑ جب مسجد میں تشریف لائے تو حضورؑ حسب سابق بلکہ زیادہ خوش تھے۔ صاحبزادہ مرحوم کی وفات کا ذکر آیا تو حضورؑ نے فرمایا:-

"مبارک احمد فوت ہو گیا اور میرے مولا کی بات پوری ہوئی۔ اس نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ لڑکا یا تو جلدی فوت ہو جائے گا۔ یا بہت با خدا ہو گا۔ پس اللہ نے اسے بلا لیا۔ ایک مبارک احمد کیا اگر ہزار بیٹا ہو اور ہزار ہی فوت ہو جائے مگر میرا مولا خوش ہو اور اس کی بات پوری ہو تو میری خوشی اسی میں ہے۔"

یہ حالات دیکھ کر ہم میں سے کسی کو افسوس کے اظہار کی جرأت نہ ہوئی۔

(سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ روایت نمبر ۱۱۹۹ بحوالہ [illegible])

حضور علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں

؎ لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاءٌ ثم ذوقٌ وارتیاح"

اے میرے پیارے خدا! ہمیں تو (تیری راہ میں) جو بھی مصائب آتی ہیں ان سے خوشی اور لذت حاصل ہوتی ہے اور ہم انہیں راحت اور فرحت محسوس کرتے ہیں

مقام توکل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی میں جو چیز سب سے نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتی ہے وہ حضورؐ کا مقام توکل ہے جس کی رفعتوں کا تصور بھی انسانی عقل اور فہم سے بالا ہے۔ آپؐ کے چچا حضرت ابوطالب سمجھاتے ہیں کہ اے جان پدر! اس کام سے ہاتھ اٹھاؤ۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میرے محترم چچا! میری تنہائی کا خیال نہ کیجئے۔ حق زیادہ دیر تک تنہا نہیں رہے گا۔ اور عرب و عجم ایک دن اس کے ساتھ ہوں گے۔

ایک اور موقع پر فرمایا:-

"خدا مجھے تنہا نہیں چھوڑے گا"

مکہ میں ایک مصیبت زدہ مظلوم صحابی رضی سے ارشاد فرمایا کہ:-

"خدا کی قسم! عنقریب وہ
وقت آتا ہے جب یہ دین
مرتبہ کمال کو پہنچ جائے گا
اور خدا کے سوا کسی کا ڈر
نہیں رہے گا۔"

(ابن ہشام و صحیح بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:-

؎ "بکار دیں نترسیم از جہانے
کہ دارم در دلم ایمان محمدؐ"

یعنی دین کے معاملہ میں کبھی سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کہ مجھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ ہے۔

نیز فرماتے ہیں:-

؎ "جدا دل سے مرے نبٹ گئے سب غیر کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے"

اس زبردست حقیقت کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام توکل علی اللہ کے اعتبار سے بھی اپنے مطاع اور آقاؐ کے بروزِ کامل اور ظلّ کامل تھے بطور نمونہ صرف دو واقعات عرض کر کے اپنی تقریر کو ختم کر دوں گا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی کپورتھلوی رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے اولین صحابہ اور قدیم عشاق احمدیت میں سے تھے۔ آپ رضی فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضورؑ اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے (حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے آپؑ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں۔ فرمایا کہ ہم نے رعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت نہیں جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔ اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رساں آیا تو حضورؑ نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ منی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے۔ سو سو پچاس پچاس روپے کے اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں مہمانوں کے صرف کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ آپؑ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی۔ اور بھی چند آدمی تھے جہاں آپ کی نشست تھی وہاں کا یہ ذکر ہے۔ فرمایا کہ جیسا ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔"

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۱۲۰)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ...... کا وہاں کی مسجد کے متعلق ایک مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ گیا وہ...... مخالف تھا اس نے اس مقدمہ میں خلاف فیصلہ لکھنا شروع کیا۔ اس حالت میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کو خطوط لکھے اور دعا کے لئے درخواست کی۔ حضرت صاحب نے ان کو جواب لکھا کہ

"اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم
کو مل جائے گی۔"

مگر جج نے برابر مخالفانہ روش قائم رکھی آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھا جس دن اس نے فیصلہ سنانا تھا اس دن وہ صبح کے وقت کپڑے پہن کر اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں نکلا اور اپنے نوکر کو کہا کہ بوٹ پہنائے اور آپ ایک کرسی پر بیٹھ گیا نوکر نے بوٹ پہنا کر فیتہ باندھنا شروع کیا تھا یک لخت اسے کھٹ کی سی آواز آئی

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(قسط ۲)

پہلے دن کی بقیہ کارروائی

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا عشقِ باری تعالیٰ، عشقِ رسولؐ اور عشقِ قرآن، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ سہ آتشہ عشق اس حد تک پہنچا ہوا تھا کہ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ظلیت کا منفرد مقام حاصل ہوا۔ آپ فنا فی الرسولؐ تھے۔ آپ کے اشعار کو پڑھا جائے یا منثور کلام کو ان میں آپ کے جذباتِ عشقِ رسولؐ موجزن ہیں۔ آپ نے اس قدر اتباعِ رسولؐ کی کہ آپ کا اپنا وجود باقی نہ رہا۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کی مانند ہو گئے جو اپنے اصل سے جدا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کی تعمیل کی پوری کوشش فرمائی۔ آپ نے جو نعتیہ قصیدے عربی اور فارسی زبان میں لکھے ہیں وہ ایسے پُرحکمت ہیں کہ ان کی مثال کوئی اور نہیں لا سکا۔ اب تو دوسروں نے بھی ان قصائد کو بغیر آپ کا نام لئے یا اپنی طرف منسوب کر کے اکثر شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔

محترم مرزا صاحب نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نتائج نکلے وہ بھی بے مثال تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عشقِ رسولؐ کے نتیجہ میں آپ کو عظیم قوتِ قدسیہ، آسمانی نشانات، وحی الٰہی، نصرتِ الٰہی، برکات و افضال، معرفتِ الٰہی کے موتیوں اور جواہرات اور قرآنی حقائق و معارف وغیرہ اور بہت سی نعمتوں سے آپ کو نوازا۔ آپ خود بھی فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ پایا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع، آپؐ کے فیضان اور یمن و برکت سے پایا۔ آپ کی ذات اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہ برکات اس حد تک کسی کو نہیں دی گئیں۔ آپ نے دجالی قوتوں کا مقابلہ کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ باجود پر جو اعتراضات کئے گئے ان کا جواب دیا، غلبۂ اسلام کے سامان فراہم کئے اور اب وہ دن دور نہیں جب دنیا اسلام کی ضیاء سے روشن اور منور ہو گی اور تمام ادیان اسلام کے مقابلہ میں مغلوب ہوں گے۔ آپ نے مخالفینِ اسلام کو للکارا مگر اوّل تو کوئی آپ کے مقابلہ میں ہی نہ آیا اور اگر کوئی آ گیا تو وہ ناکام و نامراد ہوا۔

محترم مرزا صاحب نے فرمایا۔ آپ نے صرف منہ سے ہی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہ کام بھی کئے جو اس کے متقاضی تھے۔ آپ کے اعمال کا پلڑہ دوسرے لوگوں کے اعمال کے پلڑہ سے یقیناً بھاری ہو گا۔

آپ کے بعد محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ آپ کا عنوان تھا "برکاتِ خلافت" آپ نے فرمایا خلافت کی ایک برکت کا ذکر آیت استخلاف کے ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ یعنی جس طرح پہلی امتوں میں بعض برگزیدہ افراد کو خلافت کے انعام سے نوازا گیا تھا اسی طرح امتِ محمدیہ میں بھی بعض برگزیدہ افراد خلافت کے بلند مقام پر سرفراز کئے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے پہلے دَور میں خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم کے ذریعہ اپنی خاص تائید و نصرت اور قدرت کے معجزانہ نمونے دکھائے اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ عہدِ خلافت میں ہی جماعت احمدیہ کو حیرت انگیز ترقی دے رہا ہے۔

دوسری برکت خلافت کی جو آیت استخلاف میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کہ اس کے ذریعہ دین کو تمکنت نصیب ہوتی ہے یہ برکت خلفاء راشدین کے دَور میں بڑی شان سے ظاہر ہوئی اور خلافتِ حقہ احمدیہ کے دَور میں بھی اللہ تعالیٰ نے دین کو عظیم الشان تمکنت بخشی ہے خلافتِ ثالثہ کے دَور میں ایسی تربیتی اور تبلیغی تحاریک جاری کی گئی ہیں کہ جن کی وجہ سے جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔

۳۔ خلافت کی ایک برکت آیت استخلاف میں یہ بیان ہوئی ہے کہ اس کے ذریعہ خوف مبدل بامن ہو جاتا ہے۔ یہ برکت بھی خلافتِ راشدہ اور خلافتِ حقہ احمدیہ کے دَور میں بڑی شان سے ظہور میں آئی۔ جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا وہ کچل کر رکھ دیا گیا۔ جب بھی خوف کا مقام آیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و فضل سے اس کو امن میں بدل دیا۔

۴۔ چوتھی برکت جس کا ذکر آیت استخلاف میں ہے یہ ہے کہ خلفاء کے ذریعہ توحید کا پرچار ہو گا اور شرک کو مٹایا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدائے واحد پر یقین اور ایمان کا نتیجہ ہی تھا کہ خلفاء کرام نے کبھی مشکلات کی پرواہ نہیں کی۔ شدید ترین خطرات میں مداہنت سے کام نہیں لیا اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر ان کی مدد و نصرت فرما کر اپنی توحید کا ایک عظیم ثبوت مہیا کیا۔

محترم مولانا نے فرمایا برکاتِ خلافت سے متمتع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے نہایت پختہ وابستگی اختیار کی جائے۔ بجز اس کے ان برکات سے حصہ نہیں لیا جا سکتا کیونکہ آیت استخلاف کے آخری الفاظ میں یہ وعید بھی موجود ہے کہ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ خلافت کا انکار انسان کو فسق و نافرمانی میں مبتلا کر دیتا ہے اور انسان غضبِ الٰہی کا مورد ہو جاتا ہے۔

اس تقریر کے بعد اجتماع کے روزِ اوّل کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ ٭

ذکرِ حبیبؑ (بقیہ صفحہ ۴)

اُس نے اوپر نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ اُس کا آقا بے سہارا ہو کر کرسی پر اوندھا پڑا تھا۔ اُس نے ہاتھ لگایا تو معلوم ہوا مرا ہوا ہے۔ گویا یکلخت دل کی حرکت بند ہو کر اس کی جان نکل گئی۔ اس کا قائم مقام ایک ہندو مقرر ہوا جس نے اس کے لکھے ہوئے فیصلہ کو کاٹ کر احمدیوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔"

(سیرۃ المہدیؑ حصہ اوّل طبع دوم صفحہ ۹۴)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

مستقبل کی نسبت آسمانی تقدیر

یہ تو ماضی کا ایک فیصلہ ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدائے ذوالجلال کی آسمانی عدالت سے صادر ہوا اب آخر میں حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے مستقبل کی نسبت خدا کی فیصلہ کن ازلی تقدیر کا ذکر سنئے! فرماتے ہیں:۔

"کاذبوں کے اَور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں زمین کی بات نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے مُنہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۳۱)

اسی طرح مزید فرماتے ہیں:۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۵)

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

درخواستِ دعا

مکرم مرزا محمد حیات صاحب شفاخانہ رفیق حیات سیالکوٹ آجکل میو ہسپتال لاہور میں سخت بیمار ہیں احباب کرام انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسجد لنڈن میں یوم پیشوایانِ مذاہب کے سلسلے میں کامیاب جلسے کا انعقاد

جلسہ میں متعدد عیسائی اور دیگر بااثر غیر مسلم اصحاب کی شرکت

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مسجد فضل لندن میں یوم پیشوایانِ مذاہب کا ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد بااثر غیر مسلم اکابرین بھی شامل ہوئے۔ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

لنڈن ۔۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو یوم پیشوایانِ مذاہب کے سلسلہ میں مسجد لنڈن میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں رائٹ بشپ براؤن آف گلفورڈ، سردار ہرنادار سنگھ اور مبلغِ اسلام جناب بی۔ اے۔ آرچرڈ نے علی الترتیب حضرت مسیح علیہ السلام، حضرت باوا گورونانک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی، سیرت اور تعلیمات پر تقاریر کیں۔ صدرِ جلسہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالی۔

سامعین میں کنزرویٹو پارٹی ہٹنی برانچ کے چیئرمین، وائٹ لینڈ ٹیچرز ٹریننگ کالج کے پرنسپل اور برطانوی دارالعوام کے آئندہ انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی کے متوقع امیدوار شامل تھے۔ (امام مسجد لندن)

تحریکِ جدید کے سالِ نو کیلئے جماعت احمدیہ کراچی کی مخلصانہ پیشکش

تحریکِ جدید کے سالِ نو کے لئے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ وہ اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ دو لاکھ اکیس ہزار روپیہ پیش کریں گے، جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر چھوٹی بڑی جماعتیں بھی مسابقت الی الخیرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلد از جلد اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش کا عظیم ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

دُعائے مغفرت

میرے سب سے بڑے بھائی حکیم محمد زاہد صاحب پریذیڈنٹ حلقہ جھنگ شہر مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۸/۸/۷۸ بروز جمعہ سات بجے شام داعیٔ اجل کو لبیک کہا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ ہم سب بھائیوں سے خاص محبت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے و رجنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور پسماندگان لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد راشد ۱۷۱ (اے) الحمد کالونی سمن آباد۔ لاہور)

(۲) میرے والد محترم سید محمد افتخار حسین صاحب بھاگلپوری سابق سیکشن آفیسر حکومتِ سندھ ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو قضائے الٰہی سے حیدر آباد میں انتقال کر گئے۔ آپ کی نعش کو اسی دن بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لے جایا گیا جہاں اگلے دن بعد نماز مغرب مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ اور سات بچے چھوڑے ہیں جو سب زیرِ تعلیم ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(سید ارشاد حسین ابن سید محمد افتخار حسین صاحب مرحوم۔ کراچی)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے امسال جلسہ سالانہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر ماہ فتح ۱۳۵۷ ہش / دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبار احمدیہ ۔۔۔ (بقیہ صفحہ اوّل)

اور نظامِ سلسلہ کی خاطر ہر قسم کی تکلیف برداشت کر کے حُسنِ عمل کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ حضور نے فرمایا یوں تو جلسہ پر ربوہ کا کوئی گھر ایسا نہیں ہوتا جس میں مہمان نہ ہوں تاہم اہلِ ربوہ اپنے مکانات میں سے کچھ حصہ اور کمرے ایسے مہمانوں کے لئے بھی پیش کریں جو نظامِ سلسلہ کے ماتحت رہائش اختیار کرتے ہیں۔ گو یہ بہرحال ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ کے ماتحت ہم اپنے مکانات کو خواہ کتنا بھی وسیع کریں پھر بھی وہ آنے والے مہمانوں کی ہر سال بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔

آخر میں حضور نے فرمایا بہرحال اب جلسہ کے ایّام قریب آرہے ہیں احبابِ جماعت اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور پھر دعائیں بھی کریں اور بہت بہت دعائیں کریں کیونکہ ہمارا اصل بھروسہ تو دعا پر ہی ہے اور دعا ایسی چیز ہے کہ جتنی بھی کریں وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

"خوشخبری"

ربوہ میں زمین کی خرید و فروخت کے لئے بااعتماد ادارہ۔ کوٹھی، مکانات، پلاٹس نیز ربوہ کے قُرب و جوار میں "زرعی اراضی" کی خرید و فروخت کا واحد ادارہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ

ہمدردِ نسواں (جوب الٹرا)

قیمت ۲۸/- کورس

مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا

کلیدِ کامیابی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴